Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۵ شوال ۱۳۹۲ھ ، ۲ فتح ۱۳۵۱ ہش ، ۲ دسمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ یکم فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

فلو اور گلے میں خرابی کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آجانے کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے جگر میں بھی نقص تشخیص کیا ہے اور مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ اہلیہ برادرم مکرم خلیل احمد صاحب گذشتہ ایک ماہ سے گردوں کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں، ان کی حالت تشویشناک ہے۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق انہیں بغرض علاج انگلستان لے جایا گیا ہے۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل وکرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مسز فرخندہ اختر شاہ
پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جوانی کا دور ہی حقیقی پاکیزگی اور تقویٰ کے حصول کیلئے بہترین زمانہ ہے

بدیوں اور جذبات سے بچنے کے لئے محض کوشش کافی نہیں بلکہ دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے

"اس میں کچھ شک نہیں کہ شباب اور جوانی کا زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفس امّارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کار آمد ایّام ہیں تو یہی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے۔ وما ابرّی نفسی انّ النفس لامّارۃ بالسّوء الّا ما رحم ربّی۔ یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفس امّارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا ربّ رحم کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کار آمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالےٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں۔ اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں۔ اس ظاہری تقویٰ اور طہارت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تاہم حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

ارضِ بلالؓ کے باشندوں کی بے لوث خدمت

الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم پوری شان سے ترقی کر رہی ہے اور تمام ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کرام پوری کوشش سے ارضِ بلالؓ کے باشندوں کی خدمت کے لئے مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

غاناؔ سے مکرم برادرم عطاء اللہ صاحب کلیم بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے غاناؔ میں ہمارے چاروں ہسپتال باقاعدہ رجسٹرڈ ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وہاں گذشتہ فروری سے بعض ڈاکٹروں کو مشکلات درپیش تھیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحبان حضور کے ارشاد کے مطابق بڑے صبر اور دعاؤں کے ساتھ کام کرتے رہے اور حضور کی طرف سے بھی یہی پیغامات جاتے رہے کہ ہم مشکلات سہنے کے عادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیگا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ اور احباب جماعت کی دعاؤں کو اللہ تعالےٰ نے قبول فرمایا اور ارضِ بلالؓ کے باشندوں کی خدمت کے کام میں وسعت کے سامان پیدا فرما دیئے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے سب ڈاکٹروں اور اساتذہ کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرماوے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ماہ فتح ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی ثبوت

ہم قرآنِ مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اسلام دین اور دنیا میں توازن کا نہیں بلکہ دُنیا پر دین کے تقدم کا علمبردار ہے۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۷۲ء صفحہ ۲) اسلام کہتا ہے کہ جائز ذرائع سے دُنیا کماؤ اور ضرور کماؤ لیکن اس نیت سے کہ خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے میں سہولت پیدا ہو اور کمائی ہوئی دولت دین کو سر بلند کرنے میں کام آکر رضاء الٰہی کے حصول پہ منتج ہو۔

جب اسلام کی رُو سے دین کو دُنیا پہ بہر طور بہرحال مقدم رکھنا ضروری ہے تو پھر دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ انسان کو دُنیا میں دین اور اس کے مصالح سے زیادہ اَور کوئی چیز عزیز نہ ہو۔ یعنی ہر وہ چیز جسے ورلی زندگی کی زینت یا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قرار دیا گیا ہے مثلاً باپ دادا، بھائی بیٹے، بیویاں، دُوسرے رشتہ دار اور دوست نیز دنیا میں کمائے ہوئے اموال اور معیشت کے دیگر سامان ان میں سے کسی کی بھی محبت دین کی محبت اور اس کی ہمدردی اور غمخواری پہ غالب نہ آنے پائے۔ ان سب رشتوں، تعلقات اور چیزوں کو عزیز رکھنا منع نہیں بلکہ اپنے اپنے دائرہ میں ان کی بھی قدر کرنی چاہیئے اور ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان سب پر دین کی محبت اور اس کی قدر و منزلت اور اس کے مفادات کی نگہداشت کا فائق ہونا ضروری ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت پڑنے پر دین کی خاطر مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کو قربان کرنا پڑے تو یہ قربانی بطیبِ خاطر پیش کرنے میں ذرا بھی لیس و پیش نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو دین کو دُنیا پہ مقدم نہ رکھتے ہوئے متاع الحیٰوۃ الدنیا کو عزیز تر سمجھتے ہیں اور دین کی خاطر وہ قربانیاں پیش نہیں کرتے جو انہیں کرنی چاہئیں خطرناک انجام سے ڈرایا ہے اور کہا ہے کہ وہ کچھ عرصہ انتظار کریں، انہیں دین کے مقابلہ میں متاع الحیٰوۃ الدنیا کو عزیز تر سمجھنے اور دین کی خاطر قربانیاں نہ کرنے کی نہ صرف آخرت میں بلکہ اس دُنیا میں بھی سزا بھگتنا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآءُکُمْ وَ اَبْنَآءُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْھَا وَ تِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَ مَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ جِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ؀ (التوبہ آیت ۲۴)

یعنی اے رسول! تو دین کے مقابلہ میں متاع الحیٰوۃ الدنیا کو عزیز تر سمجھنے والوں سے کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے دوسرے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے اور اللہ اطاعت سے نکلنے والی قوم کو کبھی کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ اس میں فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ کے الفاظ دنیا کو دین پر مقدم کرنے والوں اور متاع الحیٰوۃ الدنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر دین کی خاطر قربانیوں سے جی چرانے والوں کے لئے بہت بڑے وعید پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور مالوں سے پیار کرتے ہیں وہ خدا کی نظر میں بدکار (فاسق) ہیں وہ ضرور ہلاک ہوں گے کیونکہ انہوں نے غیر کو خدا پر مقدم رکھا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ بیعت کا آغاز کرتے وقت دس شرائط بیعت میں سے آٹھویں شرط یہ رکھی کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ وہ :۔

"دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔"

یہی مقدس عہد ہے جسے جماعتِ احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد اوّل دن سے ہی صدق دل سے نبھاتے ہوئے دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کی خاطر فی زمانہ عدیم النظیر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پاتے چلے آرہے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات ہوں یا چندۂ تحریک جدید اور وقفِ جدید کے وعدہ جات یا فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مالی تحریکات، انکا قدم بفضل اللہ تعالیٰ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ وہ ہر سال ہی ہر تحریک میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرکے ثابت کر دکھلاتے ہیں کہ ہمارے باپ اور ہمارے بیٹے اور ہمارے بھائی اور ہماری عورتیں اور ہماری برادری اور ہمارے وہ مال جو ہم نے محنت کرکے کمائے ہیں اور ہماری تجارتیں جن کے فیل ہونے کا طبعاً فکر رہتا ہے اور ہماری دل پسند حویلیاں اور جائیدادیں ہمیں خدا سے اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو لڑانے سے ہرگز ہرگز زیادہ پیارے نہیں ہیں۔

اِس عہد کو نبھاتے چلے جانے اور اس امر کا ثبوت دیتے چلے جانے میں ہی کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس رسول کے لائے ہوئے دین کی عزّت ہمیں اپنے عزیزوں اور مالوں سے بدرجہا زیادہ عزیز ہے ہماری کامیابی اور غلبۂ اسلام کا راز مضمر ہے۔ یہ عہد نبھ نہیں سکتا اور اس امر کا ثبوت کہ ہمیں دین کی عزّت ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز ہے فراہم نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم ہمیشہ ہی پہلے سے بڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش نہ کرتے چلے جائیں اور اپنی قربانیوں کو کم از کم مقرر کردہ ٹارگٹ تک نہ پہنچاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قطعات

غمِ سُود و زیاں مجبوریٔ حق
غمِ سُود و زیاں ہے دُوریٔ حق
غمِ سُود و زیاں اُس کو نہیں ہے
میسّر ہے جسے مخموریٔ حق

جسے بخشی گئی سرشاریٔ عشق
تہی کیسہ بھی وہ درویش ہے شاد
شہنشاہی ہے اُس دل کی مُسلّم
غمِ سُود و زیاں سے ہے جو آزاد

غمِ سُود و زیاں رکھتا ہے تجھ کو
اسیرِ چار سُو، پابستۂ خاک
تُو ورنہ طائرِ عرشِ بریں ہے
تری پرواز کے نیچے ہیں افلاک

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیم پروری کی اہمیت
اور
اس کے متعلق اسلامی تعلیم

سلطان احمد پیر کوٹی

یتیم کو دھتکارنا اور اس سے بدسلوک کرنا قرآن کریم کے نزدیک بدترین اعمال میں سے ہے یہ ایسا عمل ہے جو انسان کو ایمان کے دائرہ سے باہر نکال دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ
بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ
یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔

(الماعون)

یعنی اے مخاطب اگر تو نہیں جانتا کہ دین کی تکذیب کرنے والا کون ہے تو میں بتاتا ہوں کہ اس میں یہ یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ وہ یتیم کو دھتکارتا ہے وہ مسکین کو نہ خود کھانا کھلاتا ہے اور نہ دوسرے کو اس کی ترغیب دیتا ہے۔ گویا یتیم کو دھتکارنا انسان کو دین کا مکذب بنا دیتا ہے اور اس کو مومنین کے طبقہ سے باہر کر دیتا ہے۔ پس یتیم کی طرف توجہ کرنا اور اس کو دھتکارنا ایک ایسی برائی ہے جو قوم کو تنزل کی طرف لے جاتی ہے۔ اور قوم کے افراد کو دین کی خاطر قربانی کرنے سے روکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے برعکس یتیم کی طرف توجہ دی جائے تو اس سے قوم کے اندر ایثار کا مادہ بڑھ جاتا ہے اور قوم کا ہر فرد قربانی پیش کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتا ہے۔

سورۃ الدھر میں اللہ تعالیٰ نے یتامیٰ کی پرورش کو سچے نیکوں کی ایک ضروری خصلت قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ
عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا
وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا

یعنی سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے (نہ کہ ذاتی مفاد اور لالچ کی وجہ سے) قریبیوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں یتیموں کی پرورش اور تعلیم پر خرچ کرتے ہیں مسکینوں کو فاقہ سے بچاتے ہیں۔ اور تکالیف و مصائب میں مبتلا لوگوں کو اپنے مال کے ذریعہ مدد دے کر ان کے مصائب اور تکالیف کو دور کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو یتیم پروری کی طرف توجہ دلاتی ہے اور فرمایا ہے تم سچے مومن اس وقت ہو سکتے ہو جب تم یتیم کی نگہداشت اور پرورش کی طرف توجہ کرو۔ اس کے بغیر تم سچے مومن نہیں کہلا سکتے۔

قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یتیم کی طرف توجہ نہ کرنا انسان کے ظاہری مال کو بھی تباہ کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰہُ
فَقَدَرَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ
فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَھَانَنِ
کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ
الْیَتِیْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ
وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ
اَکْلًا لَّمًّا وَّ تُحِبُّوْنَ
الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (الفجر)

یعنی جب ہم کسی انسان کو آزمائش میں ڈالتے ہیں اور اس کے رزق کو تنگ کر دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری بے عزتی کی حالانکہ اس کی یہ بے عزتی بلا وجہ نہیں ہوتی اس کا قصور یہ ہوتا ہے کہ وہ یتیم کی عزت نہیں کرتا۔ وہ مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دیتا اور ورثہ کا مال سب کا سب عیش میں اڑا دیتا ہے اور مال سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ میں جب کسی کو مال دیتا ہوں تو اس لئے نہیں دیتا کہ وہ اسے اپنا ذاتی حق سمجھ کر اپنے ذاتی استعمال میں لائے۔ بلکہ مال اس کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ غریبوں پر خرچ کرے یتیم پروری کرے بھوکوں کو کھانا کھلائے ننگوں کو لباس مہیا کرے اور جب کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو میں اس کے مال چھین لیتا ہوں۔ پس کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ میں اللہ تعالیٰ نے یتیم پروری کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس کام کی طرف عدم توجہ انسان کو تنگدستی کی مصیبت میں مبتلا کر سکتی ہے اسلئے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا میں خوشحال زندگی بسر کرے اسے چاہیئے کہ وہ خدا کے دئے ہوئے مال کو خرچ کرنے میں ان راستوں کو اختیار کرے جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اور ان میں سے ایک اہم اور ضروری راستہ یتیم پروری ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اموال خرچ کرنے کے بعض راستوں کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ اگر کسی نے روحانی ترقیات حاصل کرنا ہوں تو وہ اپنے اموال کے ذریعہ فَکُّ رَقَبَۃٍ غلام آزاد کرائے۔

اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ
مَسْغَبَۃٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَۃٍ
اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ

وہ بھوک کے دن قریبی یتیموں اور زمین پر گرے ہوئے مسکینوں کو کھانا کھلائے اور ان کی بھوک مٹانے کے سامان کرے (البلد) ان راستوں سے ہٹ کر اگر کوئی اپنے اموال خرچ کرتا ہے تو اس کو ایسا کرنا جاہ طلبی۔ شہرت اور ریاء کے طور پر تو ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ غرض ان آیات میں اللہ نے بتایا ہے کہ جو کام انسان کو بلندی اور رفعت طرف لے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ روحانی ترقیات حاصل کر سکتا ہے ان میں سے ایک اہم کام یتیم پروری ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی نہ صرف خود اپنی حیات مبارکہ میں یتیم پروری کی طرف خاص توجہ دی ہے بلکہ اپنی امت کو اس نیک کام کرنے کے لئے بڑے زوردار الفاظ میں تحریک کی ہے آپ نے اس فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے وارث بننے کا موجب بتایا نیز فرمایا کہ اس کام کو بجا لانے والا جنت میں میرا مقرب ہوگا۔ چنانچہ فرمایا

اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ کَھَاتَیْنِ
فِی الْجَنَّۃِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ
الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ۔

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے اور پھر آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر بتایا اس طرح۔ اب صاف ظاہر ہے کہ وہ کام جس کی وجہ سے انسان کو جنت میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی قرب حاصل ہوگا۔ وہ کتنا اہم اور بابرکت ہے۔

بعض لوگ یتیم بچوں کو اپنی تربیت میں لے تو لیتے ہیں۔ لیکن یا تو ان پر زیادہ سختی کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دبے رہتے ہیں اور اپنی استعدادات کے مطابق ترقی نہیں کر سکتے اور یا پھر ان پر ترس کھاتے ہوئے زیادہ نرمی کا سلوک کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بگڑ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں نہایت واضح ارشاد فرمایا ہے اور کہا ہے اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ تم وہ طریق اختیار کرو جس کی وجہ سے ان کی اصلاح ہو۔ جہاں سختی کی ضرورت ہو وہاں سختی کرو اور جہاں نرمی سے اصلاح ممکن ہو وہاں نرمی کا سلوک کرو تم انہیں اپنی اولاد کی طرح ہی سمجھو جیسے تم اپنی اولاد کو بعض اوقات ضرورت کی بناء پر جھڑک بھی دیتے ہو اور عام حالات میں ان سے نرمی اور شفقت کا سلوک کرتے ہو۔ اسی طرح کا سلوک یتامیٰ سے بھی روا رکھو۔

یہ سارے احکام خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس لئے دئے ہیں کہ یتامیٰ قومی امانت ہوتے ہیں اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے تو وہ قوم کے لئے مفید وجود بن جاتے ہیں اور نہ صرف ان کی اپنی زندگی سنور جاتی ہے۔ بلکہ وہ دوسروں کی زندگی کو سنوارنے والے بن جاتے ہیں اور اس پر خاص طور پر زور اسلئے دیا کہ وہ بوجہ اپنی کمزوری کے اپنے مطالبات کو خود پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کے حقوق کو بآسانی غصب کیا جا سکتا ہے۔ پھر وہ حسن سلوک اور احسان کے اس لئے بھی مستحق ہیں کہ وہ والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی شخص والدین کا قائمقام بن کر ان کی تربیت و پرورش کرے۔ ورنہ ان کے ضائع ہونے اور بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

قرآن نے مسلمانوں کو ایک بڑے عجیب پیرایہ میں اس نیک کام کی طرف توجہ دلائی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کہا ہے آخر تمہیں سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم مر جاؤ اور تمہارے بچے یتیم رہ جائیں اور پھر وہ دربدر ٹھوکریں کھاتے پھریں اگر تمہیں اس بات کا احساس ہو جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ تم یتیم بچوں کو اپنا بچہ سمجھ کر ان کی پرورش نہ کرو چنانچہ فرمایا :-

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (النساء آیت ۱۰)

کیا یہ لوگ یہ خیال نہیں کرتے اور اس سے ڈرتے نہیں کہ اگر وہ اپنے بعد کمزور اولاد چھوڑ گئے تو اس کا کیا بنے گا ان کو دوسرے یتیم بچوں سے متعلق بھی اللہ کے ڈر سے کام لینا چاہیئے اور چاہیئے کہ صاف اور سیدھی بات کریں۔

اس آیت کریمہ کے مطابق اگر کسی شخص کے دل میں یہ ڈر اور خوف ہو کہ اگر میں مر گیا تو میرے بچوں کا کیا حال ہو گا تو وہ یتیم کو حقیر نہیں جانے گا، اسے بھیک مانگنے پر مجبور نہیں ہونے دے گا وہ اس کی زبوں حالی کو دیکھ کر گھبرائے گا اور پوری کوشش کرے گا کہ جہاں تک اس کی طاقت میں ہے وہ اس کی خدمت کرے۔ قَوْلًا سَدِيدًا میں اس طرف توجہ دلائی کہ دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے تم فریب اور جھوٹ سے کام نہ لو۔ تم نیک نیتی سے یتیم کی طرف ہاتھ بڑھاؤ اور اس سے اپنے بچوں جیسا سلوک کرو اگر تم دوسرے یتیم بچوں سے فریب اور جھوٹ سے ہٹ کر سلوک کرو گے ان کی خبرگیری اور نگہداشت کرو گے تو تمہارے دل سے یہ خوف نکل جائے گا کہ تمہارے بعد بچوں کا کیا بنے گا اگر اس ارشاد خداوندی پر تمام لوگ نیک نیتی سے عمل کرنے لگ جائیں تو ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جائے جس میں کسی کو موت کا ڈر نہ ہو جس میں ہر شخص دین اور قوم کی خاطر انتہائی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ و تیار ہو جس میں کسی کو حقیر اور ذلیل خیال نہ کیا جائے جس میں تمام لوگ بھائی بھائی بن کر زندگی بسر کریں کوئی کسی کا بدخواہ اور دشمن نہ ہو بلکہ سب ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوں

پھر اسلام جہاں یتامیٰ کے ساتھ سلوک کرنے میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ وہاں یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کے سلسلے میں بھی اس نے جو تعلیم دی ہے وہ بھی دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی قرآن کریم کہتا ہے یتامیٰ کے اموال انہیں دو۔ ان کا کھانا اور اپنے تصرف میں لانا جائز نہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ یہ اموال ان کے اس وقت سپرد کرو جب وہ ان کو سنبھالنے کے قابل ہوں۔ جب تک وہ بلوغت کو پہنچ نہیں جاتے کہ وہ اپنے اموال کی حفاظت کر سکیں اس وقت تک ان کی حفاظت کرو ایسا انتظام کرو کہ وہ بڑھیں کم نہ ہوں۔ چنانچہ فرمایا :-

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل ۳۵)

اور تم اس طریق کے سوا جو یتیم کے حق میں زیادہ اچھا ہو کسی اور طرح یتیم کے مال کے پاس نہ پھٹکو یہاں تک کہ وہ مضبوطی کی عمر کو نہ پہنچ جائیں اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک جواب طلبی ہو گی

گویا حکم خداوندی یہ ہے کہ یتیم کے اموال کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے کجا یہ کہ ان میں ناجائز تصرف کیا جائے ان میں تصرف کا ایک ہی طریق ہے کہ انہیں اس طور پر استعمال کیا جائے کہ وہ بڑھیں اور یتیم کو فائدہ ہو جب یتیم اپنی بلوغت کو پہنچ جائیں اور ان کی عقل اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ اپنے اموال کو خود سنبھال سکیں اس وقت مال ان کے سپرد کر دینا چاہیئے اور یہ بہانہ بنا کر دبا نہیں لینا چاہیئے کہ ابھی وہ کم سن ہیں کم عقل ہیں اپنے اموال سنبھال نہیں سکتے۔

اَوْفُوا بِالْعَهْدِ میں اس طرف اشارہ ہے کہ یتامیٰ کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرو اور یہ کام احسان سمجھ کر نہ کرو بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اسلامی نظام کا ایک حصہ ہے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس آیت میں اسلامی نظام کا ایک اور حکم بیان کیا گیا ہے جس میں اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز اور منفرد ہے یتیموں سے حسن سلوک کا حکم تو سب مذاہب میں ملتا ہے لیکن یہ حکم کہ ان کے اموال کی حفاظت کرو اور ان کو بڑھانے کی کوشش کرو کسی اور مذہب میں نہیں ملتا گو اس آیت میں عام کورٹ آف وارڈز مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی نابالغوں کی جائداد کی حفاظت کرنے والا محکمہ آج کل مغربی طاقتوں کے ماتحت اس حکم پر عمل ہو رہا ہے۔ مگر اس خیال کی بنیاد اسلام نے ہی آج سے تیرہ سو برس پہلے قائم کی ہے"

(تفسیر کبیر)

یتامیٰ کے اموال کے متعلق مزید احتیاطی تدابیر بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَابْتَلُوا الْيَتَامٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ (النساء ۷)

اور ناسمجھوں کو اپنے اموال جنہیں اللہ نے تمہارے لئے سہارا بنایا ہے نہ دو اور ان میں سے انہیں کھلاؤ اور انہیں پہناؤ۔ اور انہیں مناسب اور اچھی باتیں کہو۔ اور یتیموں کی آزمائش اس وقت تک کہ وہ شادی کی عمر کو پہنچ جائیں کرتے رہو پھر اگر تم ان میں سمجھ [illegible] دیکھو تو ان کا مال انہیں واپس دے دو۔

(باقی)

ترحیب و تودیع کے ایمان افروز نظارے

تحریک جدید کی برکات کی ایک جھلک

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب ۔ وکیل المال اول تحریک جدید ۔ ربوہ

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی آباد کی ہوئی بستی ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس پاکیزہ شعر کا مصداق بن چکی ہے۔

ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر
اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں

اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اس بستی سے مجاہدوں کا روانہ ہونا اور دور دراز کے ملکوں سے ان مجاہدین کی کامیاب و کامران مراجعت کے نظارے اس بستی کا معمول بن گئے ہیں۔ چنانچہ ازدیاد ایمان کے لئے آج صرف ایک شام کے کچھ لمحات کا تذکرہ مطلوب ہے۔ ۲۱ اخاء (اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو اس مقدس بستی کے ریلوے سٹیشن پر جمع ہونے والے مخلصین اپنے مجاہد بھائی مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل کو الوداع کہنے کے لئے حسب ذوق و شوق سے تشریف لائے وہ اگرچہ دین کے فدائیوں کی اس بستی کا ایک معمول بن چکا ہے مگر اس شب کے الوداعی منظر میں بعض پہلو ایسے تھے جو اس بستی کے رہنے والوں اور مجاہد بھائیوں کی خدمت دین کی لگن کو نمایاں کرنے کے لئے کافی ہیں۔

گاڑی قریباً دو گھنٹہ لیٹ تھی موسم میں بھی اچانک خنکی پیدا ہو چکی تھی ماہ رمضان کی ذمہ داریاں بھی سب کو لاحق تھیں۔ دن بھر کے روزہ کے بعد بعض کو نقاہت بھی تھی۔ لیکن ان ناموافق حالات میں بھی مخلصین انتظار کی تکلیف بخوشی برداشت کر رہے تھے۔ اپنے مجاہد بھائی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال ڈال کر اور معانقہ و زیر لب دعاؤں سے اپنی دلی محبت کا ثبوت بہم پہنچا رہے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے الوداعی دعا کروائی اس اثناء میں کہ ہم اپنے مجاہد بھائی کے ساتھ ویٹنگ روم میں مصروف گفتگو تھے ہمیں اطلاع ملی کہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ جرمنی واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ لاہور سے ربوہ تک انہوں نے بذریعہ بس سفر کیا تھا۔ وہ محترم اکمل صاحب کی روانگی کی خبر سن کر ریلوے سٹیشن پر تشریف لے آئے تھے۔ گویا اہل ربوہ نے ایک ہی دن ایک ہی مقام پر اور ایک ہی وقت جرمنی سے آنے والے مجاہد بھائی کا استقبال کیا۔ اور ہالینڈ جانے والے مجاہد کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ایک وقت تھا کہ سارے براعظم یورپ کے لئے ہمارا ایک مبلغ کام کیا کرتا تھا۔ سالوں بعد کسی مبلغ کو الوداع کہنے یا استقبال کرنے کا موقعہ پیدا ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید کا نظام قائم فرمایا اور اشاعت اسلام کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کا اہتمام کیا اس لئے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغین کی ریل پیل ہے۔ ترحیب و تودیع کے یہ ایمان افروز مناظر تحریک جدید کی برکات کی صرف ایک جھلک ہے جو آئے دن ربوہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ بعض اوقات ربوہ سے بیک وقت تین تین مبلغین بھی روانہ ہوتے دیکھے گئے ہیں۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

ریل گاڑی جونہی پلیٹ فارم پر پہنچی ہم رخصت ہونے والے مجاہد بھائی مکرم اکمل صاحب کی معیت میں مخصوص ڈبہ کی طرف چل دیئے۔ ہمارے مجاہد بھائی کے دو بچے بھی ہمارے درمیان تھے۔ دونوں نے اپنے "ابو" کو مسکراتے ہوئے الوداع کہا۔ مجاہد بھائی کی بیگم صاحبہ بھی پلیٹ فارم پر موجود تھیں۔ اس موقعہ پر ان کے جذبات کی ترجمانی محال ہے گویا وطن اور بال بچوں کی جدائی کا خیال ہمارے مجاہد بھائی کی مسکراہٹوں کو نہ چھین سکا۔ اور آخر وقت تک وہ ہمارے سلام و دعا کا مسکراتے ہوئے چہرہ سے جواب دیتے رہے۔

تعریف کے قابل ہیں یا رب ترے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے ہیں ویرانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

ماہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے جو عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں ان کی بہترین جزا بخشے آمین۔

(ناظر خدمت درویشان)

مکرم ڈاکٹر محی الدین صاحب دہاڑی ضلع ملتان		۲۰/۰۰ روپے
" کیپٹن عبدالسلام خان صاحب	کراچی	۱۰/۰۰ روپے
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد بشیر صاحب چغتائی	لاہور	۵/۰۰ روپے
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ (۵+۵)	۱۰/۰۰ روپے
مکرم سعید عطا حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	لائل پور	۱۲۵/۰۰ روپے
" ایم انیس خالد صاحب محاسب جماعت احمدیہ	مردان	۱/۰۰ روپے
محترمہ اہلیہ شیخ عبدالحئی منور احمد صاحب سمن آباد	لاہور	۵/۰۰ روپے
مکرم چوہدری عبدالستار صاحب	"	۱/۰۰ روپے
" امتیاز بٹ صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۲۵/۰۰ روپے
" شیخ عزیز الرحمن صاحب مغل پورہ گنج	"	۱/۰۰ روپے
" ملک عبدالباسط خان صاحب سول لائن	"	۱۰/۰۰ روپے
محترمہ امتہ الرحمن صاحبہ راولپنڈی (منجانب والد خود)		۵/۰۰ روپے
ایک صاحب بذریعہ وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ		۵۰/۰۰ روپے
مکرم حمید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال بجانب جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ		۵/۰۰ روپے
محترمہ امتہ السلام صاحبہ زوجہ نسیم احمد صاحب راولپنڈی		۲۵/۰۰ روپے
مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے۔ ناظر تعلیم	ربوہ	۵/۰۰ روپے
محترمہ حسین بی بی صاحبہ والدہ کرامت اللہ صاحب	گجرات	۱۰/۰۰ روپے
" عزیز حسین صاحب	گجرات	۱۰/۰۰ روپے
" میجر حمید احمد صاحب دارالصدر	ربوہ	۵۰/۰۰ روپے
" خورشید عنایت اللہ صاحب	کراچی	۵/۰۰ روپے
" آغا محمد عبداللہ خان صاحب	کراچی	۱/۰۰ روپے
محترمہ اہلیہ رشید احمد صاحب صابر	کراچی	۱/۸۷ روپے
" شیخ محمد یعقوب میانہ پورہ	سیالکوٹ	۱/۰۰ روپے
" میاں گل محمد صاحب ملتان شہر		۴/۰۰ روپے
" حاجی فیض الحق صاحب کوئٹہ		۲/۰۰ روپے
" شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ		۳/۰۰ روپے
" سید محمد احمد شاہ صاحب لطیف آباد۔ (حیدر آباد)		۱۰۰/۰۰ روپے
" نواب زادہ محمد امین خان صاحب آف بنوں		۵/۰۰ روپے
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب حلقہ کینال کالونی لائلپور		۱۰/۰۰ روپے
" حکیم محمد شفیع صاحب حلقہ طارق آباد لائل پور		۵/۰۰ روپے
" عبدالرشید صاحب حلقہ سمن آباد لائل پور		۵/۰۰ روپے
" ملک نذیر احمد خان صاحب کراچی	کراچی	۳۰/۰۰ روپے
" چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	کراچی	۱۰/۰۰ روپے
" چوہدری حفیظ احمد صاحب (چنگا بنگیل)	کراچی	۲/۰۰ روپے
" مرزا شمس الاسلام صاحب	کراچی	۲/۰۰ روپے
" ملک صفدر علی خان صاحب	کراچی	۴/۰۰ روپے
مکرمہ امتہ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ سلطان احمد صاحب طاہر	کراچی	۴۰/۰۰ روپے
" آغا محمد عبداللہ خان صاحب	کراچی	۱/۰۰ روپے
" شیخ رفیع الدین احمد صاحب	کراچی	۱۱/۸۰ روپے
مکرم ملک جاوید احمد صاحب	کراچی	۱۰۰/۰۰ روپے
" میاں محمد علیم صاحب زیدی راجہ جنگ	لاہور	۲/۰۰ روپے
" عبدالمجید صاحب زرگر سرگودھا		۵/۰۰ روپے
" عبدالمجید خان صاحب آف زیدہ ضلع مردان حال پشاور		۲۵/۰۰ روپے
" صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب ٹوپی ضلع پشاور		۲۰/۰۰ روپے
" شیخ صالح محمد صاحب	انگلینڈ	۸۰/۰۰ روپے
" غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ		۲/۰۰ روپے
" منیر احمد خان صاحب "	گجرات شہر	۱/۰۰ روپے
" ایک دوست بذریعہ وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ		۵/۰۰ روپے
" جان محمد صاحب مانگا ضلع سیالکوٹ		۵/۰۰ روپے
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سوئٹزرلینڈ		۱۰۰۰/۰۰ روپے

غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر کی غرض

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمارا ارادہ اور عزم یہ ہے کہ ہم نے یورپ کے ایک ایک ملک میں کئی کئی مساجد تعمیر کرنی ہیں تاکہ وہاں پر اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے ...... خوش قسمت ہیں وہ جو اپنی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔"

ہماری جماعت کے ہر فرد (مردوں، عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ ان مساجد کے ذریعہ اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو تعمیر مساجد ممالک بیرون کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف گوہد پور ضلع سیالکوٹ وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

میری والدہ ماجدہ آمنہ بی بی صاحبہؓ اہلیہ محترم چوہدری غلام حسین صاحبؓ مرحوم سابق امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ لمبی علالت کے بعد اپنے آبائی گاؤں گوہد پور ضلع سیالکوٹ میں بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک تقریباً ۷۶ سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت والدہ ماجدہ صاحبہؓ بفضل خدا صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ ۱۸ نومبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں دفن ہوئیں قبر تیار ہونے پر مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔ مرحومہ عابدہ دعا گو احمدیت کی فدائی ہمدرد غریب پرور اور دیگر بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ حضرت والد محترمؓ کی وفات (جو اسی سال ہی میں ہوئی) کا صدمہ ابھی تازہ تھا کہ ہمیں یہ دوسرا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ آپ نے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں اور ان کی اولاد اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں یہ صدمات مومنانہ طریق سے برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مبارک احمد صدر مجلس [illegible] راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا ان دنوں کافی تکلیف ہے۔ میرے بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور فکر مندیوں کو دور فرمائے (محمد اکبر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور آزاد کشمیر)

۲۔ میری سالی جان امتہ الحفیظ صاحبہ ناظم آباد کراچی ایک عرصہ سے کئی عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارک احمد عارف کراچی)

فرگیرنٹ ٹانک طبیل کریم
کیل پھنسیاں۔ داغ دھبے۔ دور کرنے کیلئے مفید ہے ۲/-
المنار دواخانہ ربوہ

دوائی فضل الٰہی تریاق اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس نو ماہ ۲۰ روپے علاوہ محصول ڈاک دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف توجہ فرمائی جائے

جلسہ سالانہ بہت قریب ہے مگر بجٹ کے مقابل پر اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بہت کم ہے۔ امراء کرام و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ از راہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمادیں تاکہ انتظامات میں دقت پیش نہ آئے۔ ۱۹۳۸ء کی مجلس مشاورت میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:-

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہی شروع ہے۔ ..... اور جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فی صد کے میں دس فی صد مقرر کرتا ہوں۔ ..... مگر دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہتا ہے وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے ہم انہیں مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خودی توجہ فرمائی جائے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا منشاء مبارک یہ تھا کہ سال کے شروع سے ہی ساتھ کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جائے چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۴۳ء میں فرمایا:-

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں درحقیقت اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ کے ساتھ ہونا چاہئے۔"

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ان کے لئے آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
چندہ کی رقوم روکی نہ جائیں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران سے یہ گزارش ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی جو رقوم ان کے پاس اس وقت تک جمع ہو چکی ہیں۔ وہ بلاتاخیر مرکز میں بھجوا دیں ان رقوم کو اس لئے نہ روکا جائے کہ مزید وصولی ہو تو اکٹھی رقم بھجوائی جائے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر پیڑے بنانے والی خواتین کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ نومبر بروز جمعہ خواتین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اگر آٹے کے پیڑے بنانے والے پوری تعداد میں میسر نہ آئے تو خواتین اس کام کے لئے تیار رہیں۔ جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے لجنات اماء اللہ ایسی خواتین کی فہرستیں بنا کر بھجوائیں۔ تا ان کے یکجا ٹھہرنے کا انتظام کیا جا سکے۔

مریم صدیقہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضلعی تقریری مقابلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ضلعی تقریری مقابلوں میں ہمارے سکول کا طالب علم عزیز محمد ادریس جماعت دہم اے ابن محمد اسحٰق صاحب صوفی انگریزی تقریری مقابلہ میں اول قرار پایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

۲۷ دسمبر کو سرگودھا میں ڈویژنل تقریری مقابلے ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد السمیع خان ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

بتقریب جشن پنجاہ سالہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا باتصویر مجلہ

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

قرآن عظیم کی آیت کریمہ وکواعب اترابا (النباء) میں یہ عظیم الشان پیشگوئی کی گئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ و ثانیہ دونوں میں خواتین اسلام مردوں کے دوش بدوش اسلامی خدمات بجا لائیں گی۔ لجنہ اماء اللہ کی عالمی تحریک اس آسمانی خبر کی عملی تفسیر اور اس کی پنجاہ سالہ جوبلی پر زیور طبع سے آراستہ ہونے والا مجلہ اس کی جیتی جاگتی منہ بولتی تصویر ہے۔

اس مجلہ کا آغاز حضرت مہدی مسعود کے نافلہ موعود سیدنا ناصر دین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک پیغام سے ہوتا ہے اور اختتام خواتین مبارکہ کے تذکرہ پر۔ اسلام میں طبقہ نسواں کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ یہ سوال عہد حاضر میں نہایت درجہ اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ اسلام کے مستقبل کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے اس تعلق میں قرآن مجید، حدیث رسول عربی، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور آپ کے خلفاء کی نہایت بیش قیمت ہدایات اپنی پوری شان جامعیت کے ساتھ زینت مجلہ ہیں۔ مجلہ کا وہ حصہ خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے جس میں اسلام کے نظریات کو واقعاتی شکل میں دکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ احمدی خواتین کی دینی قربانیوں اور مالی جہاد کے کتنے شاندار نتائج و اثرات دنیا بھر میں رونما ہو رہے ہیں۔ درسگاہیں و علمی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ اسلامی لٹریچر چھپ رہا ہے اور تثلیث کدوں میں خدائے واحد کی منادی کے لئے مثالی شان مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔

لجنات اماء اللہ کی ان خدمات سے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح چودہ سو سال بعد آنے والی احمدی خواتین میں آپ نے زندگی کی زبردست روح پھونک دی ہے۔ وہاں ہر محب اور مخلص مسلمان اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ جس خدائی جماعت میں دین محمدی کی ایسی ایسی فدائی اور جذبۂ اسلامی میں سرشار رہنے والی عورتیں موجود ہوں اس جماعت کے عالمی نصب العین (غلبہ اسلام) کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی (بفضل اللہ تعالیٰ) ناکام نہیں بنا سکتی۔

مجلہ کے مندرجات نظم میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بانی تحریک لجنہ اماء اللہ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے زندگی بخش اور ایمان پرور کلام کے علاوہ جناب ثاقب زیروی صاحب، الحاج شبیر احمد صاحب اور مولانا نسیم سیفی صاحب جیسے نامور شعرائے احمدیت کے پاکیزہ اور ولولہ انگیز اشعار بھی موجود ہیں۔

الغرض یہ مجلہ اپنی افادیت، وسعت، معلومات اور جاذب نظر تصاویر اور قیمتی نقشوں کے اعتبار سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک قابل قدر اور شاندار اضافہ ہے جس کے لئے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قابل صد مبارکباد ہیں جن کی نگرانی میں یہ پیشکش منظر عام پر آئی۔ اور محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم اے بھی جن کی زیر ادارت مختلف مراحل میں سے گزرنے کے بعد یہ مرقع تیار ہو کر لجنہ کے لئے ہمیشہ محفوظ ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کی علمی یادگار کو اپنی جناب میں شرف قبولیت بخشے اور اس میں بے پناہ برکت ڈالے آمین۔

(دوست محمد شاہد)

اطفال الاحمدیہ عشرہ وقف جدید منائیں

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ ناظمین اطفال و مربیان اطفال کی خدمت میں گزارش ہے کہ یکم دسمبر تا ۱۰ دسمبر ۱۹۷۲ء عشرہ وقف جدید منائیں جس میں اطفال کو وقف جدید کی اہمیت و ضرورت سے آگاہ کریں۔ تمام اطفال کو وقف جدید کے چندہ میں شریک کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اطفال اور والدین کو سنائیں ماہ دسمبر تک اطفال کے وعدہ جات کی ادائیگی سو فیصدی کرائیں اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز میں بھی ارسال کریں۔ یاد رہے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق ہر طفل یا گھر کے تمام اطفال مل کر ۵۰ پیسے ماہوار یعنی ۶ روپے سالانہ چندہ وقف جدید ادا کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴